اس اختلافی صورت حال میں کاتھولک کلیسیا کی لاہور ڈایوسیس کے بشپ ریورنڈ آرمانڈو ٹریندآڈ نے جداگانہ طریقِ انتخاب کی مخالفت کی ہے۔ پندرہ روزہ "شاداب" (لاہور) نے ان کی پریس کانفرنس کی حسبِ ذیل رپورٹ شائع کی ہے۔مدیر]

کاتھولک کلیسیا لاہور ڈایوسیس کے بشپ تقدس ماب آرمانڈو ٹرینڈاڈ نے --- جداگانہ طریقِ انتخاب کو قطعی طور پر مسترد کرتے ہوئے اس کے مکمل بائیکاٹ کا اعلان کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں جلد ہی اپنی ڈایوسیس کے تمام فادر صاحبان، سسٹرز، کیٹی کیٹسٹوں اور عامتہ المومنین کے نام ہدایت جاری کر رہا ہوں کہ وہ آئندہ انتخابات کے دوران، اگر وہ جداگانہ طریقِ انتخاب کی بنیاد پر منعقد ہو رہے ہوں تو ان کا مکمل طور پر بائیکاٹ کیا جائے۔ان میں میری ڈایوسیس کا کوئی فرد کسی طرح بھی کوئی حصہ نہیں لے گا۔ انھوں نے کہا کہ جداگانہ طریقِ انتخاب نے ہمیں --- قومی سیاست کے دھارے سے نکال باہر کیا ہے لہٰذا اس کی منسوخی ضروری ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں نے بیس سال قبل کاتھولک چرچ کے انگریزی جریدہ "کرسچن وائس" کی ادارت کے زمانے میں ایک اداریہ لکھا تھا کہ جداگانہ طریقِ انتخاب ہمارے لیے ایک سیاسی برائی اور انتہائی نقصان دہ ثابت ہوگا اور آج میرا یہ اندیشہ درست ثابت ہوا ہے۔ ہمیں مخلوط انتخابات چاہییں، خواہ اس کے لیے ہمیں کیسی ہی کیوں نہ قربانی دینی پڑے۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں اپنے عوام کو اس کے لیے تیار کرنا ہوگا۔ میں نہیں مانتا کہ مسیحی عوام کی اکثریت جداگانہ طریقِ انتخاب کے حق میں ہے۔ مجھے جے - سالک [سابق] رکنِ اسمبلی کی رائے سے اتفاق ہے کہ مسیحی عوام جداگانہ طریقِ انتخاب کو مسترد کر چکے ہیں اور اس کے نقصانات سے کماحقہ واقف ہو چکے ہیں لہٰذا وہ ریفرنڈم ہو یا انتخاب ہر صورت میں جداگانہ طریقِ انتخاب کو مسترد کر دیں گے۔ (پندرہ روزہ "شاداب"، لاہور - ۳۱ جولائی ۱۹۹۳ء)

یورپ

بلغاریہ: آرتھوڈکس مسیحیت کی جانب مسلمان آبادی کی رغبت

جنوبی بلغاریہ کے علاقہ کردزالی میں Baptist Movement for Christianity [بپٹسٹ تحریک برائے مسیحیت] تبشیری کام میں مصروف ہے۔ اس کا دعوی ہے کہ گزشتہ تین برسوں میں پچاس ہزار سے زائد مسلمانوں نے آرتھوڈکس مسیحیت کے دامن میں پناہ لی ہے۔ اس تنظیم

کے رہنما فادر بوائیان کے بقول رواں صدی کے خاتمے تک علاقے کی ستر فیصد سے زائد آبادی آرتھوڈکس مسیحی ہو گی۔

ایک مقامی اخبار کے مطابق "بیپٹسٹ تحریک برائے مسیحیت" کے دعوے سیاسی اثرات کے حامل ہیں۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ جو لوگ حلقۂ مسیحیت میں داخل ہوئے ہیں، ان کے آباء واجداد کو عثمانی دور میں زبردستی مسلمان بنایا گیا تھا۔ اس سے قطع نظر کہ عثمانی دور میں بلغاروی آبادی نے بہ رضاورغبت اسلام قبول کیا تھا یا اُنہیں اِس کے لیے مجبور کیا گیا تھا، اِس تنظیم نے جولب ولہجہ اختیار کیا ہے، اِس سے ۱۹۶۰ء کے عشرے کی بلغاروی مہم کی یاد تازہ ہو گئی ہے جس میں ترک آبادی کو نقلِ مکانی پر مجبور ہونا پڑا تھا۔ اُس وقت کی بلغاروی حکومت بھی بلغاریہ میں ترک اقلیت کے وجود سے انکار کرتی تھی۔ جنوبی بلغاریہ کے ترک مسلمانوں کے بارے میں وہ بھی یہی کہتی تھی کہ یہ حقیقتاً بلغاریہ نژاد ہیں، وقت کے ساتھ یہ لوگ اپنا ورثہ کھو چکے ہیں، ترکی زبان بولتے ہیں اور ان کے نام ترکوں جیسے ہیں۔

۱۹۶۰ء کے عشرے کی بلغاروی اشتراکی مہم کو کسی نے قبول نہ کیا تھا اور انسانی حقوق کی علمبردار تنظیموں نے بلغاروی حکومت کی بھرپور مذمت کی تھی، کیا اب بھی "بیپٹسٹ تحریک برائے مسیحیت" کو اُسی ردِعمل کا سامنا کرنا پڑے گا؟

متفرّق

ویٹیکن ریڈیو سے اردو نشریات کا آغاز

موسم خزاں ۱۹۹۳ء سے ویٹیکن ریڈیو اردو زبان میں اپنی نشریات کا آغاز کر رہا ہے۔ یہ فیصلہ ویٹیکن ریڈیو کی ہندی سروس کے ڈائریکٹر جناب فادر انٹونی ویرَ سنگھا نے کیا ہے جو جنوبی ایشیا کے لیے ہندی، انگریزی، ملیالم اور تامل زبانوں کی نشریات کے انچارج ہیں۔ موصوف کافی عرصے تک فلپائن میں قائم ریڈیو ویریتاس سے منسلک رہے ہیں جو جنوبی ایشیا کے لیے اردو پروگرام نشر کرتا ہے۔

اردو پروگرام کا عنوان ہے "دروازہ کھلا ہے۔" اس میں مختلف موضوعات پر گفتگو اور انٹرویوز نشر کیے جائیں گے۔ کاتھولک نقیب (لاہور) کے الفاظ میں پروگرام کا مقصد مسیحی اور دیگر مذاہب بالخصوص "مسلمان بھائیوں کے درمیان آپس کے بنیادی اور یکساں نظریات کو مدنظر رکھ کر باہمی بھائی چارے